سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ یکم مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
آؤ ایک نئے عزم کے ساتھ اپنے نئے مالی سال کو شروع کریں

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ہمارا یہ ایمان اور اعتقاد ہے اور اس پر گزشتہ پچاس سالہ تجربہ بھی شاہد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (الٰہی الہام نے جنہیں "فضل اور احسان کا نشان" اور "فتح اور ظفر کی کلید" قرار دیا ہے) کی دعاؤں اور آپ کے فیصلہ جات میں اللہ تعالیٰ خارق عادت برکت ڈالتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ اپریل ۱۹۶۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت بیت المال کے نظام میں تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کیا اور اس نظارت کو دو مستقل نظارتوں میں تقسیم فرما دیا یعنی نظارت بیت المال آمد اور نظارت بیت المال خرچ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶۴-۶۵ء کی آمد لازمی چندہ جات میں ایک نمایاں اضافہ ہوا۔ ۱۹۶۳-۶۴ء کے مالی سال کے لئے شوریٰ نے جو بجٹ تجویز کیا تھا آمد اس کے مقابلہ میں ۶۰ ہزار زائد ہوئی تھی۔ شوریٰ نے ۱۹۶۴-۶۵ء کے لئے ۱۹۶۳-۶۴ء کے مقابلہ میں ایک لاکھ ۵۸ ہزار کے اضافہ کے ساتھ بجٹ تجویز کیا تھا لیکن آمد اس مجوزہ بجٹ سے بھی قریباً ڈیڑھ لاکھ زائد ہوئی۔ یعنی ۱۹۶۳-۶۴ء کے مجوزہ بجٹ کے مقابلہ میں ۱۹۶۴-۶۵ء کی اصل آمد از لازمی چندہ جات میں قریباً تین لاکھ روپے سے بھی زائد اضافہ ہوا۔ جیسا کہ ظاہر ہے یہ ایک غیر معمولی اضافہ ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے۔ اس غیر معمولی فضل الٰہی کو جذب کرنے والا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے جو آپ نے اپریل ۱۹۶۴ء میں فرمایا اور جس کے نتیجہ میں نظارت بیت المال دو مستقل نظارتوں میں تقسیم ہو گئی۔

ہمیں نہ بھولنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل عجب اور حسین رنگ میں بھی ظاہر ہوں تاہم پر بعض خاص ذمہ داریاں بھی ڈالتے ہیں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں ۱۹۶۴-۶۵ء میں نمایاں مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائی اور خدا کے فضل کے بغیر یہ ممکن نہ تھا۔ پس آؤ ہم ایک نئے عزم کے ساتھ اپنے اس نئے مالی سال کو شروع کریں اور تضرع اور انکسار اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے رب سے یہ توفیق چاہیں کہ وہ اور بھی زیادہ مالی قربانی کی ہم میں بشاشت پیدا کرے اور سال رواں میں ہم اپنے امام کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق پائیں کہ سال رواں کی آمد از لازمی چندہ جات کو پچیس لاکھ تک پہنچا سکیں۔ حضور کی فراست جماعت میں یہ استعداد اور استطاعت دیکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری قربانیاں ہماری استعداد سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ واری کے سمجھنے اور نبھانے کی توفیق عطا کرے۔ وبہ التوفیق وھو المستعان وکفٰی بہ وکیلا۔

خاکسار: مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان

اخبار احمدیہ

○ ربوہ یکم مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے طور پر آپ نے ۲۸ اپریل ۱۹۶۵ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور تقریر ارشاد فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء پڑھ کر سنائی جس میں حضور نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کی چھ اہم اغراض پر روشنی ڈالکر اس ضمن میں ایمان بالغیب، اقامت الصلوٰۃ، خدمت خلق، ایمان بالقرآن، بزرگان دین کے احترام اور یقین بالآخرۃ کی اہمیت کو نہایت دلنشین انداز میں واضح فرمایا ہے۔ اور ان ہر سہ تنظیموں کو اس تعلق میں ان کی اہم ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

○ ربوہ یکم مئی۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد جو پشاور، مردان، نوشہرہ وغیرہ جماعتوں کے تربیتی دورہ پر مورخہ ۲۲ اپریل کو روانہ ہوئے تھے، ان جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد کل مورخہ ۳۰ اپریل کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

○ مکرم جناب عبدالحمید صاحب گزشتہ چار سال سے اوہیو (امریکہ) میں مقیم ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان کے اہل و عیال پاکستان میں ہیں۔ وہ احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو اور انہیں ہر طرح خیر و عافیت کے ساتھ خوش و خرم رکھے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ مئی ۱۹۶۵ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اُردو کلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپ کا منظوم کلام تین زبانوں یعنی عربی، فارسی اور عربی میں موجود ہے جو آپ کی مختلف تصانیف میں بکھرا ہوا ہے تاہم اس کو "درثمین" کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ اشاعت درثمین اردو کی ہے۔ فارسی اور عربی درثمین صرف چند بار ہی شائع ہوئی ہیں اور اس وقت بازار میں نہیں ملتیں۔ عربی درثمین تو شاید ایک بار ہی طبع ہوئی ہے۔ تمام شائقین آپ کی تصانیف کے ذریعہ اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ شرکت الاسلامیہ کو چاہیئے کہ تینوں کو ایک ہی جلد میں شائع کرے۔

جہاں تک اردو کلام کا تعلق ہے اس کی اشاعت تدریجاً بہت زیادہ ہوئی ہے اور کوئی احمدی گھرانا ایسا نہیں جس میں موجود نہ ہو۔ ہمارے اندازے کے مطابق اس کے پچاسوں ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ حال میں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے ایک کافی دیدہ زیب ایڈیشن شائع کیا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی اچھے اچھے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

پچھلے دنوں ہم نے ایک اداریہ میں علامہ اقبال مرحوم کی رائے آپ کے کلام کے متعلق شائع کی ہے۔ یہ رائے ان کی ذاتی رائے ہے۔ چونکہ آپ کا رجحان زیادہ تر فارسی کی طرف رہا ہے اس لئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو کلام کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے وہ قطعاً صحیح نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک آپ کا اُردو کلام بھی اتنا ہی پُرزور اور پُرجلال ہے جتنا کہ فارسی اور عربی کلام۔ آپ کا حقیقی زور کلام اس صداقت جذبات اور اسلامی حمیّت کی وجہ سے ہے جو مامور من اللہ ہونے کی وجہ سے آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تفویض ہوا۔ اُردو ہو یا فارسی یا عربی آپ کا ہر شعر فصاحت و بلاغت کا پیکر ہے۔ اور اتنا پُرتاثیر ہے کہ انسان ہر شعر پڑھ کر جھومنے لگتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے الہاماً فرمایا ہے کہ

کلامٌ افصحت من لدن ربّ کریم
(تذکرہ ص۶۵۳)

اور کہ

درکلام تو چیزے ست کہ شعرا را دراں
دخلے نیست (ایضاً)

جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے آپ کو شعر و شاعری سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ قرآن کریم میں شعراء کے متعلق کہا گیا

فی کل وادٍ یھیمون

بلکہ آپ کا کلام اسی طرح صحیفۂ الٰہیہ ہے جس طرح بندگانِ حق کا کلام ہوتا ہے آپ کے اشعار کی تاثیر کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اکثر مخالفین بھی اُن کو پڑھ پڑھ کر سر دھننے لگتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیالکوٹ میں احراری خیال کے لوگوں نے احمدیت کے خلاف ایک جلسہ کیا۔ پہلے مقرر نے ہی اپنی تقریر کا آغاز اس شعر سے کیا ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اپنی تقریر میں مقرر نے جیسا کہ ان لوگوں کی عادت ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کیچڑ اُچھالا۔ جب وہ صاحب تقریر ختم کر چکے اور اپنی جگہ پر آن بیٹھے "تو راقم الحروف نے انہیں الگ لیجا کر پوچھا کہ جو شعر آپ نے شروع میں پڑھا تھا کس کا ہے؟ انہوں نے کہا اس کا مجھے تو اس وقت علم نہیں بعد میں معلوم کر کے بتاؤں گا۔

راقم الحروف نے کہا کہ نہیں میں آپ کو بتا دیتا ہوں یہ شعر اسی کا ہے جس کے متعلق آپ نے فصاحت و بلاغت کے اظہار بھی دریا بہائے ہیں۔ یہ سنکر ان صاحب پر تو گھڑوں پانی پڑ گیا۔

آپ کی نظم جس کا مشہور مصرعہ ہے کہ

تم نے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کئی غیر احمدیوں کے جلسوں میں بڑی خوش الحانی سے پڑھتے ہوئے سنی گئی ہے۔ پھر آپ کی نظم

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

بھی بڑی مشہور ہے۔ اسی طرح آپ کے بہت سے اشعار غیر از جماعت لوگوں کی زبانوں پر جاری ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی رُو سے اُردو نظم میں وہ موتی پرو دیئے ہیں کہ جن کی نظیر اُردو شاعری میں نایاب ہے۔ آپ کے کلام کی خوبی یہ ہے کہ کم سے کم سادہ الفاظ میں ملاء اعلیٰ کی بات اس انداز سے کہہ دیتے ہیں کہ دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ ہر شعر میں ایمان اور ایقان کا سورج چمکتا ہے۔ ہم نے ایسے احباب بھی دیکھے ہیں جن کو آپ کی طویل نظمیں پوری پوری یاد ہیں۔ اور ایسا دوست تو شاید ہی کوئی ہوگا جس کو بیسیوں اشعار یاد نہ ہوں۔ یہ بات کلام کی خوبی پر دلالت کرتی ہے۔ وہی اشعار حافظہ میں جاگزین ہوتے ہیں جو فصاحت و بلاغت اور سادگی میں اونچا مقام رکھتے ہیں۔ اگرچہ آپ کا ہر شعر ایسا ہے کہ اس پر غالب کے اس شعر کی مثال صادق آتی ہے کہ

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

تاہم آپ کی وہ نظم جو "مناجات اور تبلیغ حق" کے نام سے موسوم ہے اور جو براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ہے ایسی ہے کہ اسے "زبور اردو" کہہ سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم آپ کی نظم "محاسن قرآن کریم" سے آغاز کے چند اشعار قارئین کی ضیافت طبع کے لئے نقل کرتے ہیں ؎

ہے شکر ربّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا
اُس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا۔ ہر دل بدل دیا
اُس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بے کار ہو گیا
وہ رہ جو ذاتِ عزّ و جل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہر بناتی ہے
وہ رہ جو یارِ گم شدہ کو کھینچ لاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاکِ یقیں کا پلاتی ہے
وہ رہ جو اُس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے
وہ رہ جو اُس کے پانے کی کامل سبیل ہے
اُس نے ہر ایک کو وہی رستہ دکھا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا
افسردگی جو سینوں میں تھی دُور ہو گئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہو گئی
جو دُور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جاڑے کی رُت ظہور سے اس کے پلٹ گئی
عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں آ گئی
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے
موجوں سے اس کی پڑ گئے ولاوس کے پھٹ گئے
جو کفر اور فسق کے ٹیلے تھے کٹ گئے
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے!
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں
اس آفتاب سے وہ عجب دھوپ پاتے ہیں
دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر
پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے
اُس کی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے
جس دیں کا صرف قصوں پر دارومدار ہے
وہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گزار ہے
سچ پوچھئے تو قصوں کا کیا اعتبار ہے
قصوں میں جھوٹ اور خطا بے شمار ہے
ہے دیں وہی کہ صرف وہ اِک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہِ یقیں
ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں
یہ معجزات سنتے ہو قصوں کے رنگ میں
اُن کو نوشتیں کرتے ہیں سب بحث و جنگ میں
جتنے ہیں فرقے سب کا یہی کاروبار ہے
قصوں میں معجزوں کا بیاں بار بار ہے
پر اپنے دیں کا کچھ بھی دکھاتے نہیں نشاں
گویا وہ ربِ ارض و سما۔ اب ہے ناتواں
گویا اب اس میں طاقت و قدرت نہیں رہی
وہ سلطنت۔ وہ زور۔ وہ شوکت نہیں رہی
یا یہ کہ اب خدا میں وہ رحمت نہیں رہی
نیت بدل گئی ہے وہ شفقت نہیں رہی
ایسا گماں خطا ہے کہ وہ ذاتِ پاک ہے
ایسے گماں کی نوبتِ آخر ہلاک ہے
سچ ہے یہی۔ کہ ایسے مذاہب ہی مر گئے
اب اُن میں کچھ نہیں ہے کہ جاں سے گزر گئے
پابند ایسے دینوں کے دنیا پرست ہیں
غافل ہیں ذوقِ یار سے دنیا میں مست ہیں
مقصود اُن کا جینے سے دنیا کماتا ہے
مومن نہیں ہیں وہ کہ قدم عاشقانہ ہے
تم دیکھتے ہو کیسے دلوں پہ ہیں اُن کے زنگ
دنیا ہی ہو گئی ہے غرض۔ دیں سے آئے تنگ
وہ دیں ہی چیز کیا ہے کہ جو رہنما نہیں
ایسا خدا ہے اس کا۔ کہ گویا خدا نہیں
پھر اُس سے سچی راہ کی عظمت ہی کیا رہی
اور خاص وجہ صفوتِ ملت ہی کیا رہی
نورِ خدا کی اس میں علامت ہی کیا رہی
توحید خشک ہو گئی نعمت ہی کیا رہی
لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں
مُردہ پرست ہیں وہ جو قصہ پرست ہیں
پس اسلئے وہ مورد ذلت و شکست ہیں۔

(درثمین اردو ص۹۱ تا ۹۳)

احمدیہ مشن غانا (مغربی افریقہ) کی تبلیغی و تربیتی مساعی

و سالانہ کانفرنس و کالجوں اور سکولوں میں تقاریر و تبلیغی جلسے و تقسیم لٹریچر
و تربیتی دورے و درس و تدریس و ملاقاتیں و ۹۷ افراد کا قبولِ حق

مکرم مولوی عطاء اللہ کلیم انچارج غانا مشن

(۲)

تقسیم لٹریچر

خاکسار نے اپنے دورہ برونگ اہافو ریجن کے موقعہ پر مکرمی مولوی عبد الوہاب صاحب ریجنل مبلغ اور مکرم شکیل احمد صاحب منیر ایم۔اے پسر محترمی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کی معیت میں گورنمنٹ سیکنڈری سکول سیانی کے ہیڈ ماسٹر کو سکول لائبریری کے لئے بائیس اسلامی کتب کا سیٹ جن میں انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا بھی ایک نسخہ تھا پیش کیا۔

اسی طرح شمالی ریجن کے دورہ کے وقت مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور کی معیت میں گورنمنٹ سیکنڈری سکول شمالی غانا کالج شمالی۔ ٹیچرز ٹریننگ کالج شمالی۔ وومن ٹیچرز ٹریننگ کالج شمالی کے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپلوں کو ان تعلیمی اداروں کی لائبریریوں کے لئے اسلامی کتب کے سیٹ جن میں انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے نسخے بھی شامل تھے پیش کئے۔ اسی طرح خاکسار نے مکرمی سید صاحب کی معیت میں ریجنل کمشنر شمالی ریجن سے اس کے دفتر میں ملاقات کر کے اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ اور احمدیہ موومنٹ کتاب پیش کیں۔ خاکسار سے قبل مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور بھی ریجنل کمشنر کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم پیش فرما چکے ہیں جس کا اس نے بہت شکریہ ادا کیا۔ خاکسار نے اکرا میں مقیم ایک جرنلسٹ کو جو افٹ۔ ٹائم۔ ڈیلی ٹیلیگراف وغیرہ رسالوں اور اخباروں کا نامہ نگار رہے۔ دس اسلامی کتب کا ایک سیٹ ارسال کیا۔ اسی طرح دفتر بائبل سوسائٹی کے انچارج ڈچ پادری کو اسلامی لٹریچر ارسال کیا گیا۔ علاوہ ازیں مرکز سے آمدہ ریویو آف ریلیجنز اور سنٹرل مشن کا شائع کردہ مسلم ہیرلڈ ہر ماہ ملک کی پبلک لائبریریوں۔ یونیورسٹیوں کی لائبریریوں اور مشہور ٹیچرز ٹریننگ کالج اور سیکنڈری سکولوں کی لائبریریوں کو ارسال کرنے کے علاوہ بعض زیر تبلیغ معززین کو ارسال کئے جاتے رہے۔ اسی طرح غانا کا واحد مسلم اخبار دی گائیڈنس بھی مندرجہ بالا لائبریریوں اور زیر تبلیغ افراد کو ارسال کیا گیا۔

مکرمی مولوی نصیر احمد خان صاحب نے اپنے ریجن اشانٹی میں منعقدہ تبلیغی جلسوں کے بعد حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے اٹھارہ جماعتوں کے دورہ کے وقت ان مقامات کے چیفس۔ ڈسٹرکٹ کمشنرز۔ چیئرمین کونسلز اور دیگر معززین کو لٹریچر پیش کیا۔ ان میں ڈی سی سمپانگ۔ چیئرمین کونسل سمپانگ۔ حکومت کی واحد سیاسی پارٹی کے لوکل چیئرمین آفنکرام اور ایک عیسائی کالج مشنری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

مکرمی مولوی عبد الوہاب صاحب نے اپنے ریجن برونگ اہافو میں جماعت کا اخبار دی گائیڈنس زیر تبلیغ افراد میں تقسیم کیا۔ نیز مسلم ہیرلڈ کی کاپیاں بھی تقسیم کیں۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور نے تین چار غیر ملکی ڈاکٹروں کو لٹریچر پیش کیا نیز دی گائیڈنس اخبار کے پرچے فروخت اور تقسیم کئے۔

دی گائیڈنس

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے تقسیم لٹریچر میں ہر ماہ کی ضرورت کے مطابق جماعت کے اخبار دی گائیڈنس میں شائع شدہ مضامین مختلف لائبریریوں اور زیر تبلیغ افراد تک پہنچائے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہر ماہ اخبار باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ اور احادیث النبی اور اسلامی تعلیم کی برتری کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے مستقل فیچرز کے علاوہ مختلف دینی مضامین شائع کئے گئے۔ جمہوریہ صومالیہ میں منعقدہ ورلڈ مسلم کانگریس میں پاس شدہ ریزولیشنز شائع کئے گئے۔ بچوں اور نو مسلموں کے لئے ایک نیا کالم "دینی معلومات کا امتحان" شروع کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف دینی مسائل سوال و جواب کے رنگ میں بیان کئے گئے ہیں۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے کیتھولک چرچ کے بیرونی مبلغین کے سیمینار کے انچارج ڈچ پادری سے ملاقات کی اور عیسائی عقائد کے متعلق احمدیت کا نقطۂ نگاہ بائیبل کے حوالہ جات کی تائید سے بیان کیا۔

ایک جرنلسٹ جو افٹ۔ ٹائم۔ ڈیلی ٹیلیگراف وغیرہ رسائل و اخبارات کے غانا میں نامہ نگار ہیں۔ احمدیہ مشن ہاؤس اکرا میں خاکسار کو ملے اور احمدیت کے عقائد اور مساعی کے متعلق سوالنامہ کے جوابات خاکسار سے لئے۔ احمدی غیر احمدی میں فرق کے متعلق خاکسار نے انہیں حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا رقم فرمودہ ایک مفصل مضمون دیا۔

خاکسار ریجنل کمشنر شمالی ریجن۔ ڈسٹرکٹ کمشنر وا۔ ڈسٹرکٹ کمشنر بالٹ۔ پیراماؤنٹ چیف وا۔ پیراماؤنٹ چیف بالٹ۔ ڈپٹی سپیکر غانا نیشنل اسمبلی۔ پرنسپل ایجوکیشن آفیسر سیکنڈری سکولز اور دیگر سرکاری غیر سرکاری احباب سے ملا اور موقعہ کے مطابق مناسب گفتگو سلسلہ کے متعلق کی۔

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے عرصہ زیر رپورٹ میں ڈسٹرکٹ کمشنر ممپانگ۔ چیئرمین کونسل ممپانگ۔ پیراماؤنٹ چیف ممپانگ۔ ڈسٹرکٹ کمشنر اکرا نئے اور اس شہر کے ملحقہ حصے کے ڈسٹرکٹ کمشنر اس شہر کے دو چیفس۔ چیف اکاسی۔ ڈومی آبرا میں حکومت کی سیاسی پارٹی کے لوکل چیئرمین۔ دیاسو آسی۔ کوکو کرما اور آدال کرما کے چیفس سے فرداً فرداً اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی۔ کماسی میں چیف زونگو معلم متوکل سے بھی مکرمی مولوی صاحب ملے اور عربی زبان میں مختلف امور پر گفتگو کی۔ نیز اکرا میں ہائی کمشنر صاحب پاکستان سے بھی مولوی صاحب موصوف ملے۔

ایک کالج عیسائی مبلغ کماسی مشن ہاؤس میں مکرمی مولوی صاحب موصوف سے ملا اور ایک گھنٹہ سے زائد عیسائی عقائد پر بحث میں ان کے عقائد کی تردید کی گئی۔ جب اس کالج مشنری پر کسی عقیدہ کی غلطی و ریجنل مبلغ اشانٹی ثابت کرتے۔ تو وہ حیرانگی کے عالم میں کہہ اٹھتے۔ کہ اگر حقیقت یوں ہے۔ تو پھر مجھے عیسائی نہیں ہونا چاہیئے۔

مکرمی مولوی عبد الوہاب صاحب ریجنل مبلغ برونگ اہافو نے مشن ہاؤس میں آنے والے متعدد زائرین کو تبلیغ کی۔ ان زائرین میں غانا یونیورسٹی کے دو امریکی ایک انگریز اور ایک جاپانی دوست بھی تھے۔ جاپانی دوست احمدیت پر Thesis لکھ رہے ہیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں ایجنٹس مشنوں کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے اور مکرمی مولوی صاحب موصوف نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دوسرے امریکی اور انگریز دوست تیجانیہ فرقہ کی تحقیق کر رہے ہیں۔ چونکہ غیر احمدی امام انگریزی سے نابلد تھے۔ اس لئے مکرمی مولوی صاحب موصوف نے ترجمانی کی خدمت سرانجام دی۔ یہ لوگ جماعت احمدیہ کی ترقی اور تنظیم سے بہت متاثر ہوئے اور ایک قومی تقریب میں مکرمی مولوی صاحب موصوف نے ہیڈ ماسٹر سیکنڈری سکول ٹیچمان اور مجسٹریٹ ٹیچمان سے طویل مذہبی گفتگو میں تثلیث کفارہ وغیرہ عقائد کا بطلان ثابت کیا۔ اور ہر دو دوستوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ عیسائیت کے عقائد کی مضبوط بنیاد پر قائم نہیں ہیں۔ بلکہ کئی عقائد عقلی طور پر صحیح ثابت نہیں ہو سکتے۔

مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ شمالی ریجن بھی مختلف طبقہ کے افراد سے مل کر پیغام حق پہنچاتے رہے۔ انہوں نے ریجنل کمشنر شمالی ریجن کو انگریزی قرآن کریم کا تحفہ دیتے وقت ان کی خواہش پر احمدی غیر احمدی میں فرق بیان کیا۔ ٹمالی کے پیراماؤنٹ چیف سے ملاقات کر کے احمدیت کی تبلیغ کی۔ اس نے دوبارہ آنے کی دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر مکرمی سید صاحب نے پیراماؤنٹ چیف اور دیگر اکابر کو تبلیغ کی۔ تین چار غیر ملکی ڈاکٹروں سے الگ فرداً فرداً ان کو تبلیغ کی۔

تقریبات

عرصہ زیر رپورٹ میں رمضان المبارک کا مہینہ بھی آیا۔ جس میں مبلغین اپنے اپنے علاقوں میں نماز تراویح پڑھنے کے علاوہ عام ایام سے زیادہ درس و تدریس میں مشغول رہے۔

عید الفطر

عید الفطر کی نماز مختلف مراکز میں ادا کی گئی۔ خاکسار نے تمالے مقام پر جہاں ارد گرد کی جماعتوں کے سینکڑوں احباب جمع تھے۔

نماز عید ادا کی اور مناسب خطبہ پڑھا۔

مکرمی سیّد داؤد احمد صاحب انور نے ٹمالی میں عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا۔

مکرمی مولوی نصیر احمد خاں صاحب نے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی خوشنما گراؤنڈ میں نماز عید پڑھائی اور خطبہ عید میں روزوں کی اصل غرض اور رمضان المبارک کی برکات سے آگاہ کیا۔

مکرمی مولوی عبد الوہاب صاحب نے ٹیچیمان میں نماز عید پڑھائی اور خطبہ میں روزوں میں سیکھے ہوئے اسباق کو یاد رکھنے کی تلقین کی۔ خطبہ کے بعد تمام احباب جلوس کی شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نظمیں پڑھتے ہوئے پیراماؤنٹ چیف ٹیچیمان کے محل میں گئے جہاں مکرمی مولوی صاحب موصوف نے پیراماؤنٹ چیف اور اس کے اکابرین کو روزوں اور عید کی غرض و غایت مختصر تقریر کر کے بتائی۔ پیراماؤنٹ چیف تقریر سن کر بہت خوش ہوا۔ اور اعتراف کیا کہ ہر قوم یا ملک کی ترقی کے لئے سچے مذہب کی ضرورت ہے جو لوگوں کے دلوں میں گناہ کا خوف پیدا کرے۔

مکرمی مولوی صالح محمد صاحب نے عید کی نماز سیکنڈی میں اور مکرمی مولوی عبد اللطیف صاحب نے سالٹ پانڈ میں پڑھائی اور مناسب خطبات پڑھے۔

نئی مسجد کا افتتاح

عرصہ زیر رپورٹ میں وسطی ریجن میں اور یازی گاؤں کے احمدیوں نے تین چار ہزار پونڈ کی لاگت سے پختہ مسجد کی تعمیر مکمل کی جس کے افتتاح پر وسطی اور مغربی ریجنوں کی جماعتیں سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئیں۔ بروننگ اہافو ریجن سے گو مکرمی مولوی عبد الوہاب صاحب بوجہ علالت شریک نہ ہو سکے لیکن انہوں نے ریجنل چیئرمین اور سیکرٹریوں کے رؤوسا کو نمائندہ بنا کر بھیجا۔ اور مالی قربانی میں بقدر استطاعت حصہ لیا۔ اسی طرح جماعت عنیا دانے پانچ سو میل سے اپنا نمائندہ مسجد کے لئے مالی امداد کی رقم کے ساتھ بھیجا۔ خاکسار نے افتتاح سے پہلے تقریر کی جس میں مسجد کی اہمیت اور اسلامی نماز کی برکات کو بیان کیا جسے ممبران کے علاوہ کثیر تعداد میں شامل ہونے والے غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب نے بھی سنا۔ افتتاح کے بعد احباب نے خاکسار کی اقتداء میں نماز ظہر اسی مسجد میں ادا کی۔

ریجنل کانفرنس بالائی ریجن

عرصہ زیر رپورٹ میں بالائی ریجن کی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس وا قصبہ میں منعقد ہوئی جس میں اس ریجن کی جماعتوں کے علاوہ ساتھ کے ملک اپر وولٹا کی جماعتیں بھی شریک ہوئیں۔ خاکسار کی صدارت میں تین روزہ کانفرنس کے پانچ اجلاس ہوئے جن میں خاکسار اور مکرمی سید داؤد احمد صاحب انور ریجنل مبلغ شمالی ریجن کے علاوہ امام خالد۔ معلم یحیٰ۔ معلم مومن۔ معلم عبد السلام اور دیگر مرکزی مبلغین نے مختلف تبلیغی و تربیتی مضامین پر تقاریر کیں۔ اس ریجنل کانفرنس میں عام چندوں کے علاوہ خاص مالی قربانی کے طور پر سات صد نوّے پونڈ ممبران نے دوران کانفرنس پیش کئے۔ جو گزشتہ سال کی نسبت تین گنا زیادہ ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

استقبالیہ

ماہ جنوری میں مکرمی مولوی نصیر احمد خاں صاحب نے احمدیہ مسجد کماسی میں رشانٹی ریجن کے چیئرمین الحاج الحسن عطا ایم بی ای کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات و زیارت شعائر اللہ ربوہ و قادیان نیز ان دونوں مقامات میں منعقد ہونے والے سالانہ جلسوں میں شمولیت کے بعد واپس غانا آنے پر استقبالیہ کا انتظام کیا جس میں ریجنل چیئرمین نے اپنے دورۂ مرکز ربوہ و قادیان کے ایمان افروز حالات۔ سالانہ جلسوں کے مناظر بیان کئے جسے حاضرین نے نہایت ذوق و شوق سے سنا۔

(باقی)

جماعتِ احمدیہ برہمن بڑیہ کا اڑتالیسواں [۴۸] سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان کا اڑتالیسواں سالانہ جلسہ مؤرخہ ۱۷، ۱۸ اپریل ۶۵ء کو برہمن بڑیہ کی "مسجد المہدی" کے میدان میں کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ محترم جناب مولوی محمد صاحب بی۔ اے پراونشل امیر ڈھاکہ سے اس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ پہلے روز مورخہ ۱۷ اپریل ۶۵ء کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک احمدی پاڑہ میں مقامی مستورات نے بھی اپنا علیحدہ جلسہ منعقد کیا جس میں مقامی لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ مربی سلسلہ مولوی سید اعجاز احمد صاحب نے بھی خواتین کے فرائض اور ذمہ داریوں پر نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض اہلیہ صاحبہ مولوی ممتاز احمد صاحب مرحوم نے انجام دیئے۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا۔ احمدی خواتین کے علاوہ بعض غیر احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں۔

مورخہ ۱۷ اپریل ۶۵ء بعد نماز ظہر مقامی "مسجد المہدی" کے میدان میں مردوں کا پہلا اجلاس شروع ہوا جس میں محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر نے صدارت فرمائی۔ محترم امیر صاحب نے بعد دعا اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس اجلاس میں محترم امیر صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح زندگی پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ اور جملہ حاضرین کو سرورِ پاک صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

آپ کے بعد مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے علاماتِ ظہور مہدی علیہ السلام پر چالیس منٹ تک تقریر فرمائی۔ آخر میں صاحبِ صدر نے نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور بعد دعا شام ½۵ بجے پہلے دن کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

جملہ مہمان جو دور دور سے تشریف لائے تھے ان کی اکثریت نے "مسجد المہدی" اور انجمن احمدیہ کے احاطہ میں قیام فرمایا۔ جملہ احباب رات کو ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہے۔ رات کو نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔ اور بعد نماز فجر "مسجد المہدی" میں مولوی سیّد اعجاز احمد صاحب نے قرآن مجید کے سورۃ جمعہ کا درس دیا۔

مورخہ ۱۸ اپریل ۶۵ء کو صبح ½۸ بجے "مسجد المہدی" کے احاطہ میں دوسرے دن کی کارروائی شروع کی گئی۔ اس اجلاس کی کارروائی دعا کے بعد شروع کی گئی۔ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم مولوی شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء قائد عمومی انصار اللہ مشرقی پاکستان نے انجام دئے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولوی احمد صادق محمود صاحب نے "اسلام کے مستقبل" کے موضوع پر ایک پُر دلائل تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مولوی سلیم اللہ صاحب معلّم نے "حقیقتِ دجال اور یاجوج و ماجوج" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر کی اور دجال اور یاجوج و ماجوج کی حقیقت کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں واضح فرمایا۔ اسکے بعد مکرم مولوی احمد توفیق چوہدری صاحب آف میمن سنگھ نے "جماعت میں تعلیم و تربیت کی ضرورت اور اہمیت" پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔

یہ اجلاس دن کے ½۱۱ بجے بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اس اجلاس کے بعد محترم پراونشل امیر صاحب نے تمام احمدی جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹریوں کو جمع ہونے کا ارشاد فرمایا۔ مربیان اور معلّمین بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ محترم پراونشل امیر صاحب اور مکرم قائد عمومی مجلس انصار اللہ مولوی شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء نے خطاب فرمایا اور جماعتی کاموں کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینے کے لئے ضروری ہدایات دیں۔ اور کارکنوں کی مشکلات کو بھی خندہ پیشانی کے ساتھ سنا اور ضروری ہدایات دیں۔ یہ اجلاس دن کے ½۱ بجے تک جاری رہا۔ ½۱ بجے دن بعد دعا یہ اجلاس برخاست ہوا۔ کانفرنس کا آخری اجلاس بعد نماز ظہر زیر صدارت محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی دعا کے ساتھ شروع کی گئی۔ پہلی تقریر مولوی احمد صادق صاحب مربی سلسلہ نے "اسلام اور امنِ عالم" کے موضوع پر فرمائی۔

آپ کے بعد جناب مولوی شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء نے "اسلام کے مالی نظام" کے موضوع پر ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔

بعد ازاں مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد "غیر ممالک میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر مکرم احمد توفیق چوہدری صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت اور مساجد وغیرہ کی تعمیر کے بارہ میں روشنی ڈالی۔ جس کا حاضرین پر خاص اثر ہوا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی غلام صمدانی خادم صاحب نے "اعتراضات کے جوابات" پر مشتمل تقریر فرمائی۔ اور مخالفین کی طرف سے عائد کردہ اعتراضات کے جوابات دئے۔

آپ کی تقریر کے بعد استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین صاحب کی طرف سے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔

اس موقعہ پر ایک خاتون مالکہ بیگم صاحبہ زوجہ فیروز میاں صاحب احمدی پاڑہ بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئیں۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے اجتماعی دعا فرمائی اور یہ سالانہ اجتماع بخیرو خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اس کانفرنس میں دور دراز کے علاقہ سے کافی اخراجات برداشت کر کے احمدی احباب شریکِ جلسہ ہوئے۔ چٹاگانگ۔ سندیپ (جزیرہ) سلہٹ۔ میمن سنگھ۔ ڈھاکہ۔ کومیلا۔ اور شمالی بنگال کے علاقہ سے بھی دوست شریکِ جلسہ ہوئے۔ اور اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کیا۔

فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ

(مشرقی پاکستان)

حضرت مولوی عبدالحق صاحب بدوملہوی رض کا ذکرِ خیر

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی - مبلغ گیمبیا)

ابتدائی حالات

میرے والد ماجد حضرت مولوی عبدالحق صاحب رض ۱۸۵۷ء یا ۱۸۶۷ء میں بمقام بدوملہی پیدا ہوئے۔ دس بارہ سال کی عمر تھی کہ والدہ مرحومہ یعنی ہماری دادی صاحبہ وفات پا گئیں اس لئے پڑھائی نہ جاری رہ سکی۔ ہماری دادی صاحبہ عموماً اپنے گھر پر لڑکیوں کو قرآن مجید پڑھایا کرتی تھیں۔ آپ تلاوت قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ کی بہت پابند تھیں اس لئے اباجی مرحوم کو قرآن کریم کی محبت اور اُس کا تلاوت کرنا اور دعاؤں کی کثرت اور دعاؤں میں رقت ورثہ میں ملی تھی۔ اور اُن کی وفات کے بعد بھاوجہ صاحبہ (تایا مولوی غلام رسول صاحب رض کی پہلی بیوی) مرحومہ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے دوسروں کی خدمت، دوسروں کا کام کر دینا بڑوں کی عزت کرنا وغیرہ خوبیاں ان میں پیدا ہو گئیں۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب رض کی خدمت میں

۱۸۹۰ء کا یا ۱۸۹۱ء کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب رض جموں میں شاہی طبیب تھے۔ انہوں نے سُنا کہ بدوملہی میں ایک گدی نشین سید صاحب جُذام کے علاج میں کامیاب ہیں اس لئے آپ رض جموں سے سیالکوٹ اور سیالکوٹ سے پسرور اور پھر وہاں سے بدوملہی تشریف لائے۔ جب گاؤں میں داخل ہوئے تو کسی سے پوچھا کوئی حکیم صاحب یہاں ہیں۔ لوگوں نے ہمارے دادا مرحوم رض کے چچازاد بھائی حکیم محمد بخش صاحب مرحوم رض کا پتہ دیا۔ حضرت مولوی صاحب اُن کے پاس آگئے اور اپنی آمد کی غرض بتائی۔ حکیم صاحب کے ساتھ وہ "مکان شریف" (جو بدوملہی کے مشرق میں اُن دنوں علیحدہ گدی تھی) گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد پیر فقیر شاہ صاحب سے بات کر کے واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر آرام کرنے اور دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر مسجد میں جمع کروا کر فرمایا کہ میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ حکیم صاحب مرحوم نے میرے والد صاحب رض کو فرمایا تم جوان ہو اور تمہارے پاس گھوڑی بھی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو شہر کے باہر تک چھوڑ آؤ۔ چنانچہ اباجی کو اُس وقت ہمرکابی کا شرف ملا۔ اباجی فرماتے تھے کہ اس کے جلد بعد ہی ہمیں بدوملہی میں یہ معلوم ہو گیا کہ حضرت مولوی صاحب نے بھی حضرت مرزا صاحب کو مان لیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ اہلحدیث تھے اور ہمارے شمال میں چار میل کے فاصلہ پر حضرت چوہدری مولوی اللہ دتا صاحب رض نمبردار خانانوالی موضع لکھوکے میں حافظ محمد صاحب مرحوم سے درس حاصل کرنے کے بعد اہلحدیث ہو کر چند سال قبل آ چکے تھے اور آپ رض کی وجہ سے ہی قرب وجوار میں پہلے اہلحدیث کا چرچا ہوا اور پھر احمدیت کا۔

حضرت چوہدری مولوی اللہ دتا صاحب مرحوم رض سے میں نے خود سُنا کہ انہوں نے حافظ محمد صاحب لکھوکے کے پاس براہین احمدیہ دیکھی اور پڑھی اور تصدیق کر دی۔ اور پھر ۱۸۸۴ء یا ۱۸۸۵ء میں اپنے گاؤں خانانوالی میانوالی کُہاراں میں واپس آ گئے تھے۔ خانانوالی۔ پوہلہ۔ منگولہ۔ گھٹیالیاں۔ قلعہ صُوبہ سنگھ۔ کوٹ گوندل۔ داتہ زید کا۔ کوٹ آغا۔ گھنوکے۔ مالوکے وغیرہ دیہات میں حضرت چوہدری صاحب مرحوم رض اور حضرت مولوی فضل کریم صاحب رض قلعہ والے کی تبلیغی جدوجہد سے جماعتیں قائم ہوئیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ فِي أَعْلَىٰ عِلِّيِّيْنَ۔

بدوملہی میں ۳۱۳ صحابہ کبار میں سے چوہدری سرفراز خاں صاحب نمبردار تھے جو ۱۹۱۴ء میں ٹھوکر کھا گئے۔ اور بیعت خلافت نہ کی مگر آخردم تک اُن کی زبان سے کوئی کلمہ خلافِ شانِ محمود ایدہ اللہ الودود نہیں سنا گیا۔ یہ چوہدری صاحب چنیوٹ میں اہلمد کا کام کرتے تھے واپس گھر کو آتے ہوئے لاہور سے گزرے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ سُن کر احمدی ہوئے تھے۔ ۱۸۹۸ء تک اس ضلع میں کام کرتے رہے بعد میں اپنے گاؤں آ گئے۔

دوسرے نمبر پر حضرت مولوی قطب الدین صاحب حکیم رض تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی قادیان آ گئے تھے اور پھر یہیں رہے۔ ان دونوں کے نام "آئینہ کمالات اسلام" کے آخر میں دو دفعہ درج ہیں۔ پھر "انجام آتھم" میں بھی۔

تیسرے نمبر پر میرے والد صاحب رض اور پھر چھوٹے تایا جی رض اور پھر بڑے تایا جی رض اور پھر دادا جی رض اور حکیم محمد بخش صاحب رض جن کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کچھ دیر ٹھہرے اور جن کی مسجد میں نماز ظہر ادا کی۔ (بدوملہی کی موجودہ جامع مسجد احمدیہ بننے سے قبل ۱۹۲۰ء تک احمدیوں کے جمعہ کی جگہ وہی حکیم صاحب کی ہی مسجد رہی۔ بلکہ ہمارے جلسے بھی اسی میں ہوتے تھے)۔

واقعہ بیعت

اباجی فرمایا کرتے تھے۔ کہ چوہدری سرفراز خاں صاحب اور چوہدری مولوی اللہ دتا صاحب مرحوم رض نمبردار خانانوالی اور مولوی فضل کریم صاحب مرحوم رض قلعہ صوبا سنگھ والے سے اکثر ملاقات کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حُسنِ ظن تھا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رض کے احمدی ہو جانے کی خبر سے تو اور پختہ یقین حضور علیہ السلام کی صداقت کا ہو گیا تھا بلکہ بعض کتابیں اور اشتہارات بھی آتے رہتے تھے مگر قادیان حاضر ہو کر زیارت کرنے اور بیعت سے مشرف ہونے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے زیادہ مشغول رہتا اور کہیں باہر نہ نکل سکتا۔ آخر ایک دفعہ منجھلے بھائی مولوی غلام رسول صاحب رض کسی وجہ سے گھر سے غیر حاضر تھے اور کافی دنوں تک جو واپس نہ آئے تو اباجی رض (یعنی ہمارے دادا جی مرحوم رض) نے مجھے اُن کی تلاش میں بھیجا۔ میں پیدل لاہور کو روانہ ہوا۔ اور اپنے رشتہ داروں کے ہاں تلاش کرنے کے بعد امرتسر آیا۔ وہاں بھی نہ پایا تو قادیان گیا۔ اُن دنوں مولوی محمد حسین بٹالوی لاہور میں تھے اور لاہور و امرتسر سے بعض اشتہار سلسلہ احمدیہ کے خلاف شائع ہو رہے تھے چنانچہ میں بھی ایک اشتہار جو جلی قلم سے لکھا ہوا تھا لے کر قادیان پہنچا۔ اور حضرت مولانا نورالدین صاحب کی مجلس میں جا بیٹھا۔ انہوں نے پہچان لیا۔ اور پھر ظہر کی نماز میں مجھے بازو سے پکڑ کر حضرت مسیح زمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا اور فرمایا کہ بیعت کرنے آئے ہیں۔ بیعت کے بعد ایک دو دن ٹھہر کر میں نے واپسی کے ارادے سے حضرت مولوی صاحب رض کی خدمت میں جلدی واپس ہونے کی وجہ عرض کی۔ تو آپ رض نے فرمایا وہ بھی شاید ادھر ہی آتا ہو۔ عجیب اتفاق اور اُن کے کلام و دُعا کی برکت تھی کہ جب میں واپس بٹالہ پہنچا تو مولوی غلام رسول صاحب رض کو بٹالہ منڈی میں پایا وہ بھی قادیان جانے کے ارادے سے آ رہے تھے۔ چنانچہ پھر ہم دونوں قادیان آئے۔ اور بھائی صاحب رض نے بھی بیعت کر لی۔ اور اطمینان سے تین چار دن رہ کر واپس آ گئے۔

قادیان سے واپسی

ہماری واپسی پر اباجی (یعنی ہمارے دادا جی مرحوم) نے اور ہمارے بڑے بھائی صاحب مولوی محمد علی صاحب رض اور اُن کی اہلیہ جو حکیم محمد بخش صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں اور حکیم صاحب اور اُن کی اہلیہ نے بیعت کر لی۔ پھر ہماری جمعہ کی نماز بھی حکیم صاحب کی مسجد میں شروع ہو گئیں۔

بدوملہی میں آپ کی تبلیغ کا اثر

بدوملہی کا قصبہ اُن دنوں کئی مذاہب کے نمائندوں کا مرکز تھا۔ اہل سنت بریلوی، اہل سنت دیوبندی، اہل حدیث۔ سرسید مرحوم کے مداح اور ہم خیال۔ جن کو دوسرے لوگ نیچری کہتے تھے۔ شیعہ تعزیہ دار اور شیعہ تفضیلی۔ خارجی۔ چکڑالوی خیالات کے لوگ بھی تھے۔ عیسائیوں کی بھی بھاری تعداد تھی۔ کیونکہ بدوملہی کے ذیلدار چوہدری محمد خاں صاحب کے بھائی چوہدری نظام الدین صاحب عیسائی ہو گئے تھے اور سات میل دور دھرگ کلاں کے بڑے زمیندار بھی عیسائی ہو گئے تھے۔ ان زمینداروں کے عیسائی ہونے کا ذکر بعض اوقات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض بھی اپنے درس یا اپنی مجلس میں کرتے تھے۔ آریہ سماج بھی قائم تھی اور بڑے جوش و خروش میں تھی۔ سناتن دھرم والے بھی تھے اور جینیوں کا بھی ایک مندر تھا۔ آریہ سماج اور سناتن دھرمیوں کے مناظرات ہوتے میں نے بھی دیکھے ہیں۔ دونوں تایا جی اور اباجی تینوں بھائیوں کو خوب تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔ بڑے تایا جی ۱۹۱۰ء میں قادیان آباد ہو گئے تھے۔ پھر دونوں بڑے بھائی ہی بدوملہی رہے۔ عموماً تایا جی مولوی غلام رسول صاحب مرحوم رض جماعت کے پریذیڈنٹ ہوتے اور اباجی رض سیکرٹری مال و تبلیغ ہوتے تھے۔ باوجود کثرت تبلیغ اور بحث و تمحیص کے بفضلہ تعالیٰ تینوں بھائیوں کی عزت مخالفوں کی نظروں میں بھی تھی۔

اباجی اور تایا جی مولوی محمد علی صاحب مرحوم رض دونوں کو میں نے سُنا ہے کہ ۱۹۰۳ء میں آریہ سماج کے پریذیڈنٹ لالہ نرائن داس صاحب صراف میرے تایا جی رض کی ساتھ قادیان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے آئے تھے۔ ان لالہ صاحب کے خاندان سے ہمارے خاندان کے قدیم مراسم تھے۔ انکی طبیعت پر اسلام کی صداقت کا اثر تھا۔ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود کا لیکچر سیالکوٹ سننے کیلئے بھی گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لیکچرز سننے کے لئے بھی لاہور آتے رہتے تھے۔

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۵۲ میں حاجی محمد انور علی ولد غلام نبی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے زرعی اراضی ۴۸ ایکڑ بمقام گوٹھ حاجی انور علی دیہہ چار دات ضلع نواب شاہ (سندھ) فی ایکڑ -/۱۵۰ روپے مالیتی -/۷۲۰۰ روپے تین ایکڑ اراضی بمقام ہیر بارو دیہہ ڈینگو ۲ متصل نوشہرہ فیروز ضلع نواب شاہ (سندھ) فی ایکڑ -/۱۶۰۰ روپے مالیتی -/۴۸۰۰ روپے۔ ۹ ایکڑ نہری اراضی بمقام چک ۱۲۱ ج۔ ب گوکھووال تحصیل و ضلع لائل پور فی ایکڑ چھ ہزار روپے -/۵۴۰۰۰ روپے۔ ایک مکان خام واقع چک ۱۲۱ ج ب مالیتی چار ہزار روپیہ۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور علی بقلم خود۔ گواہ شد محمد یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۷۵۳:۔ میں خلیل احمد ولد چوہدری باغ دین قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰/۱۱-ایل۔ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد زرعی اراضی نہری و بارانی تعدادی رقبہ ۱۳۱۵ ایکڑ جس کی موجودہ مالیت دو لاکھ تیس ہزار روپیہ اندازاً تخمینہ ہے مندرجہ جائداد دیگر حصہ داران پانچ حقیقی بھائی چار ہمشیرہ اور والدہ محترمہ کے ہمراہ مشترک اور ابھی قابل تقسیم ہے تفصیل جائداد یہ ہے چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع منٹگمری کل رقبہ ۶۰ ایکڑ جس میں میرا حصہ ۱/۹ رقبہ ۶ کنال۔ ۶ ایکڑ فی ایکڑ ڈیڑھ ہزار مالیت کے حساب سے کل دس ہزار روپیہ ہے۔ گوٹھ باغ دین تحصیل ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد سندھ کل رقبہ ۱۲۳۰ ایکڑ جس میں میرا حصہ ۱/۹ رقبہ ۳ کنال ۱۳۸ ایکڑ پانچ صد روپیہ کل -/۶۹۱۶۶ روپے۔ موضع کتھو والی ضلع سیالکوٹ کل رقبہ بارانی ۱۲۵ ایکڑ مالیت ۲۵ ہزار روپے ہے۔ جس میں میرا حصہ ۱/۹ ۶ کنال۔ ۱۲ ایکڑ کی مالیت تین ہزار روپیہ مجموعی رقبہ ۶ کنال ۱۴۷ ایکڑ مالیت -/۳۲۱۶۶ کا شرعی حصہ میری ملکیت جائداد ہے رقبہ مذکورہ مواضعات میں مکانات خام ہیں جن میں میرا حصہ ۱/۹ ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ العبد خلیل احمد بقلم خود گواہ شد۔ نور احمد ولد چوہدری باغ دین

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۷۵۴:۔ میں امۃ الحفیظ زوجہ عبد القیوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوکھووال ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۳/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند زیورات انگوٹھی طلائی ۴ عدد وزنی ۹ ماشہ گلوبند طلائی ایک عدد وزنی ۳ تولہ کانٹے ایک جوڑی وزنی ۲ تولے ٹکہ ایک وزنی ۹ ماشہ بالیاں ایک تولہ تختیاں ایک تولہ چوڑیاں ۲ تولہ کل وزن ۱۰ تولہ ۶ ماشہ قیمتی -/۱۳۸۶ روپے پازیب چاندی ۲۵ تولہ قیمتی ۷۵۔۴۳ روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ الحفیظ۔ گواہ شد عبد القیوم بقلم خود گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

اذکروا موتاکم بالخیر

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سماعیلہ ضلع گجرات بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کا وجود سرچشمۂ فیض تھا۔ اور صوم وصلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ باوجود ضعفِ پیری کے تمام نمازیں مسجد میں ادا فرماتے۔ فرائض کے علاوہ تہجد کے بھی پابند تھے اور کوشش فرماتے کہ تہجد بھی گھر کی بجائے مسجد میں ہی ادا ہو۔ روزہ کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ اوائل عمر میں جبکہ آپ اپنا زمیندارہ کام اپنے ہاتھ سے کرتے جون کی چلچلاتی دھوپ میں روزہ رکھکر سارا کام کرتے۔ یہاں تک کہ ان دنوں جمعہ کی نماز کے لئے آپ کو اپنے گاؤں سے تین۳ میل دور ایک دوسرے گاؤں میں جانا پڑتا۔ مگر روزہ قضا نہ فرماتے۔

مہمان کا بہت احترام کرتے۔ اُس کے آرام کا خیال رکھتے اور اُس کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے آپ کا دسترخوان شاذ ہی مہمان سے خالی رہتا تھا۔ ایک دفعہ خاکسار راقم الحروف کے ہمراہ جامعہ احمدیہ کے ایک افریقن طالب علم مکرم ابوطالب صاحب گئے۔ اُن کے ساتھ ہونے والے سلوک کا اندازہ مکرم ابوطالب صاحب کے تاثر سے ہوتا ہے۔ ابوطالب صاحب جب خاکسار سے ملتے تو کہتے "آپ کے پریذیڈنٹ بہت ہی اچھے آدمی ہیں۔ جب بھی آپ اُن کی خدمت میں حاضر ہوں۔ میری طرف سے السلام علیکم عرض کیا کریں"۔ سلسلہ کے ساتھ وابستگی کا یہ عالم تھا کہ گذشتہ جلسہ سالانہ پر آپ کے دو صاحبزادے مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سابق مینیجر احمد آباد اسٹیٹ اور اخویم مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اپنی خاص مجبوریوں کے باعث نہ پہنچ سکے۔ تو اپنے نواسے عزیزم عطاء اللہ کو فرمایا کہ دونوں کو میری طرف سے لکھو کہ میں آپ سے ناراض ہوں۔ تمہیں جلسہ سالانہ پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے تھی۔

آپ کی رحلت سے جماعت احمدیہ سماعیلہ۔ پوڑانوالہ میں خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس خلاء کو پُر فرمائے اور تا قیامت آپ کی صفات کے حامل انسان جماعت احمدیہ سماعیلہ میں پیدا فرماتا رہے۔ آمین

(عزیز احمد۔ نور نگر فارم)

دعائے نعم البدل

میرے ماموں جان چوہدری محمد حسین صاحب باغبان ناصر آباد اسٹیٹ (جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے باغ میں مالی ہیں) کا برادر عزیزم محمد حنیف احمد مورخہ ۱۶ اپریل بروز جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے دن وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے۔ اور اس کے والدین اور رشتہ داروں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
(ممتاز حسین ا[illegible] ابن چوہدری محمد حسین خادم مسجد [illegible])

اعلان دارالقضاء

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی ظفر اسلام صاحب مرحوم اور محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم مولوی صاحب مرحوم ساکنان محلہ دارالصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مولوی ظفر اسلام صاحب مرحوم (سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ) کی ایک رقم مبلغ ۵۰۰-۲۴۷ روپے (بسلسلہ پنشن مرحوم) محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس واجب الادا جمع ہے۔ وہ ہمیں ادا کی جائے۔ کیونکہ ہمارے سوا مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

والدین کے لئے لمحۂ فکریہ

۹ مئی کے دن جب کہ آپ کے بچے مرکزی امتحانات۔ ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال میں شامل ہوں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ انہیں دین کا علم کہاں تک آپ نے سکھایا ہے۔ پس ابھی سے فکر کریں اور اپنے بچوں کو دینی معلومات بھی بہم پہنچائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی۔ ۳۰ اپریل۔ حکومت آزاد کشمیر کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کی مسلح افواج پوری جنگ بندی لائن پر بھارت کی طرف سے کسی وقت بھی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ بھارت نے اگر جنگ بندی لائن پر کوئی بڑا حملہ کیا تو بھارتی فوجوں کو رن کچھ جیسی عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑیگا بلکہ بھارت کا ہر حملہ کشمیری مجاہدوں کو سری نگر تک مارچ کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔

واضح رہے کہ بھارتی وزیر اعظم شاستری نے پرسوں یہ دھمکی دی تھی کہ بھارتی فوجیں اب نئے محاذ پر پاکستان کا مقابلہ کریں گی۔ آزاد کشمیر کے ترجمان نے کہا جنگ بندی لائن کے اس پار مقبوضہ کشمیر کے علاقہ میں پانچ پانچ سو گز چوڑی پٹی میں بھارت نے اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ بھارتی فوجیں ہر روز جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ اور فوجوں کے اجتماع سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت جنگ بندی لائن پر بڑے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

● اٹاوہ۔ ۳۰ اپریل۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر پیرسن نے رن کچھ کے سوال پر ثالثی کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کل دونوں ملکوں کے تنازعہ پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کے نتیجہ میں دولت مشترکہ کے اتحاد پر بُرا اثر پڑے گا۔ مسٹر پیرسن نے اس توقع کا اظہار کیا کہ پاکستان اور بھارت دونوں تحمل سے کام لیں گے۔ اور براہِ راست بات چیت یا دوست ممالک کی مدد سے اپنے تنازعہ کو طے کر لیں گے انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ اگر رن کچھ کی جنگ جاری رہی تو ہو سکتا ہے کہ جون میں ہونے والی دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس متاثر ہو۔

دریں اثناء برطانیہ اور امریکہ نے سفارتی سطح پر دونوں ملکوں کا تنازعہ طے کرانے کے لئے اپنی کوششیں تیز کر دی ہیں، اور دونوں ملکوں کے سفیر اور نمائندے پاکستان اور بھارت کے لیڈروں سے ملاقاتوں میں مصروف ہیں۔

● لاہور۔ ۳۰ اپریل۔ مغربی پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع اور بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی دوسرا محاذ جنگ کھولنے کی دھمکی کے بارے میں اہل لاہور کا ردعمل، ایک آزاد، غیور اور بہادر قوم کے جانباز اور سرفروش افراد کا سا ہے۔ اور وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ بھارتی فوج ان کے وطن عزیز کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھے تو اس کی آنکھیں نکال لی جائیں۔ لاہور کے شہریوں کا عام تاثر یہ ہے کہ بھارتی فوجیں سامنے تو آئیں تاکہ ان پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ مسلمان کی قوت ایمان کے آگے بڑی سے بڑی فوج اور مہلک سے مہلک ہتھیار ایک مشت غبار سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔

● نئی دہلی۔ ۳۰ اپریل۔ بھارتی فضائیہ کے دو فلائنگ افسر کل آگرہ کے قریب ایک فضائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونیوالے افسروں کے ورثا کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ اور حادثہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

● نئی دہلی۔ ۳۰ اپریل۔ بھارتی پارلیمنٹ کے متعدد ممتاز ارکان نے کل الزام لگایا کہ چین نے پاکستان کو بھارت پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اصل دشمن پاکستان نہیں بلکہ چین ہے۔ پنڈت نہرو کی بہن مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا کہ اس بات کے آثار موجود ہیں کہ چین رن کچھ کی جنگ کی پشت پر ہے۔

● واشنگٹن۔ ۳۰ اپریل۔ صدر جانسن کی ہدایت پر امریکی فوجیں ڈومینکن میں اتر گئی ہیں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ زبردست خانہ جنگی کی وجہ سے جمہوریہ ڈومینکن میں امریکی شہریوں کی جانیں خطرہ میں ہیں۔ اس لئے فوجی کارروائی ضروری ہو گئی ہے۔

صدر جانسن نے کہا کہ انہیں ڈومینکو کے حکام نے اطلاع دی ہے کہ حکومت اب امریکی شہریوں کے جان و مال کی حفاظت سے قاصر ہے اور اسے فوجی مدد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ بحریہ کے چار سو فوجی اب تک سانتیاگو میں اتر چکے ہیں یہ فوجی امریکی شہریوں کا تحفظ کریں گے اور ان کی واپسی کا بندوبست عمل میں لائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اس قسم کی امداد ان تمام ملکوں کو دی جا سکے گی جو اس کی خواہش کا اظہار کریں گے۔

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر

دعاؤں اور مال کے ساتھ ہاتھ بٹانے کی تحریک!

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"جیسا کہ احباب کو اخبار الفضل سے معلوم ہو چکا ہے خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو چکی ہے بلکہ اب تک بنیادوں سے اوپر کام نکل چکا ہے کوشش کی جارہی ہے کہ اجتماع تک تعمیر مکمل ہو جائے اس لئے سب احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کے ساتھ اور مال کے ساتھ اس کار خیر میں ہمارا ہاتھ بٹائیں

ہال کی تکمیل کے لئے مزید دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے اس رقم کی فراہمی کے لئے جہاں ہر خادم پر چندہ تعمیر لگایا جارہا ہے وہاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس نیک کام کے لئے تین سو تیرہ ایسے مخیر اصحاب تیار کئے جائیں جن میں سے ہر ایک کم از کم ۳۱۳ روپے کی رقم ادا کرے۔ انشاء اللہ ان سب احباب کے نام ایک تاریخی یادگار کے طور پر محفوظ رکھے جائیں گے تا آنے والی نسلیں جو اس عمارت سے فائدہ اٹھائیں اور مختلف امصار و دیار سے یہاں آکر خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کا سبق سیکھیں اور اپنے اسلاف کی نیکیوں کو قائم رکھنے کا عزم لے کر جائیں۔ وہ ان سب احباب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب خاکسار نے یہ اطلاع دی کہ خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو گئی ہے تو حضور نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیں اور اس کے بابرکت ہونے کے متعلق بار بار دعائیہ کلمات ادا فرمائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو احباب صدق دل سے اس تحریک میں حصہ لیں گے اور کم از کم ۳۱۳ روپے کی رقم اس مد میں عطا فرمائیں گے وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے خدام کی دعاؤں سے بہت حصہ پائیں گے اور وہ بھی جو اتنی رقم دینے کی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اس کام کی تکمیل کے لئے دعاؤں اور کوششوں سے مدد کریں گے وہ بھی انشاء اللہ ان دعاؤں سے حصہ لیں گے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ ان تین سو تیرہ افراد میں ایسے خدام کو بھی شامل کیا جائے گا جو اگرچہ اتنی رقم دینے کی استطاعت نہیں رکھتے لیکن اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں گے نیز دوسروں سے چندہ حاصل کرنے میں نمایاں کوشش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خاکسار کی درخواست پر ایک ہزار روپیہ تعمیر کے لئے دینا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ جب سے یہ تجویز زیر غور آئی ہے اس میں مندرجہ ذیل وعدے یا وصولیاں ہوئی ہیں:۔

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ——— ایک ہزار روپیہ

۲۔ مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد سرگودھا ڈویژن ——— تین صد تیرہ روپے

۳۔ مکرم عبد الرحیم صاحب پراچہ دو ہزار نقد ادا کر چکے ہیں اور مزید کا وعدہ کیا ہے

۴۔ مبارک محمود صاحب نائب قائد لاہور ڈویژن

۵۔ خاکسار

۶۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس مرکزیہ

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے ذاتی طور پر عمارتوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کو پورا کرنے کی غرض سے اور اس خواہش کے تحت کہ یہ عمارت نسلاً بعد نسلٍ نوجوانوں میں پاکبازی تقویٰ طہارت اور عشق خدا اور رسولؐ پیدا کرنے کے لئے ایک مرکزی حیثیت کی حامل اور دوری عشق حاصل کرنے کے لئے ایک مدرسہ کے طور پر ہو میں نے اس کام کو شروع کیا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خود اس کام میں میری مدد فرمائے گا جیسا کہ اس نے پہلے بھی غیر معمولی طور پر فرمائی ہے اور ایسے ذرائع سے رقوم بھجوائی ہیں جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مدد فرمائے گا اور خود لوگوں کے دل میں یہ ڈالے گا کہ وہ اپنے خدا داد مال میں سے کچھ حصہ اس نیک کام میں دے کر اس کے فضلوں کو اور اس کے غریب بندوں کی دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کریں۔

سب سے آخر میں احباب سے یہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت دے اور اس کی تکمیل کے لئے غیب سے سامان فرمائے اور یہ ساری بنیاد شروع سے آخر تک اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اس کی رضا کے حصول پر مبنی ہو۔ آمین۔

والسلام

(مرزا رفیع احمد)

پاکستان نے رن کچھ میں لڑائی بند کرنے کے متعلق شاستری کی تجویز مسترد کردی

جب تک بھارت متنازعہ کے وجود کا اعتراف اور فوجیں ہٹانے کا وعدہ نہ کرے بات چیت بے کار ہے

راولپنڈی یکم مئی۔ رن کچھ میں لڑائی بند کرنے کے متعلق بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری کی مبہم تجویز پاکستان نے مسترد کردی ہے حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ پاکستان جنگ بندی کی تجویز اس وقت تک منظور نہیں کر سکتا جب تک بھارت پہلے واضح طور پر رن کچھ کے تنازعہ کے وجود کا اعتراف نہ کرے اور اس بات پر آمادہ نہ ہو جائے کہ بات چیت سے پہلے دونوں ملکوں کی فوجیں متنازعہ علاقہ کو خالی کردیں۔ پاکستان کے اس موقف سے برطانوی حکومت کو مطلع کردیا گیا ہے۔ پاکستانی ترجمان نے بتایا کہ ہم نے رن کچھ کے علاقہ میں مصالحت کرانے والوں کو صاف صاف بتا دیا ہے کہ جب تک بھارت اس علاقہ سے فوجیں نہیں ہٹاتا اس وقت تک جنگ بندی کی بات چیت مفید نہیں ہوگی۔

ترجمان نے بھارت کے اس الزام کی تردید کی کہ پاکستان رن کچھ کے تنازعہ کو طاقت کے ذریعہ حل کرنا چاہتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ اپنے تمام تنازعات پرامن طور پر طے کرنا چاہتا ہے اس کے برعکس بھارتی رہنما پاکستان کو طاقت استعمال کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے

رن کچھ کے علاقے میں زبردست ہزیمت کے بعد

بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحد پر فوج جمع کردی

ڈھاکہ یکم مئی۔ ہندوستان نے مشرقی کمان کو تیاری کا حکم دینے کے بعد مشرقی پاکستان کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں مغربی بنگال کے ضلع مالدہ میں ہندوستانی فوج نے پاکستانی سرحد سے صرف پچاس گز کے فاصلے پر مورچے بنائے ہیں اور ہندوستانی پاکستانی علاقے کو سرحد کی خلاف ورزی پر اکسا رہے ہیں۔ ضلع مرشد آباد میں بھی ہندوستانی فوج کے دستے پاکستانی سرحد کی طرف تیزی سے بھیجے جا رہے ہیں۔

ادھر ضلع کوچ بہار میں نئی سڑک تعمیر کی جارہی ہے جو مشرقی پاکستان کے ضلع رنگ پور تک جا ملے گی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک سرحد تک پہنچائے جا سکیں۔ داہاگرام کے قریب ہندوستان نے جو تین نئے فوجی کیمپ بنائے تھے وہ ابھی تک قائم ہیں۔ رنگ پور کے ڈپٹی کمشنر نے ہندوستانی فوج کے اجتماع پر ہندوستانی حکام سے شدید احتجاج کیا ہے۔ تمام سرحدی علاقوں میں ہندوستانی سپاہی خندقیں کھودنے اور دمدمے بنانے میں مصروف ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر کے سلسلہ میں

ربوہ کے خدام کا اجتماعی وقار عمل

ربوہ ۳۰ اپریل۔ ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال کی تعمیر شروع ہو گئی ہے آج صبح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے تقریباً پونے تین صد خدام نے تعمیر ہال کے سلسلہ میں ڈیڑھ گھنٹہ کا وقار عمل منایا اور ہال کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ مٹی کی سطح ہموار کی۔ اس سے پہلے دو دفعہ مختلف محلہ جات کی طرف سے انفرادی وقار عمل بھی منائے جا چکے ہیں وقار عمل کا کام تعمیر کے نگران جناب عبد القادر صاحب کی ہدایات کے تحت ہوا۔ (ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

گزشتہ دنوں پاکستان کے خلاف نیا محاذ جنگ کھولنے کی جو دھمکی دی تھی پاکستانی ترجمان نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے بارے میں بھارت کے عزائم کتنے خطرناک ہیں لیکن بھارت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پاکستان اپنی سلامتی اور آزادی کا بہر حال دفاع کرے گا

دسترڈ نمبر ایل ۵۲۵۴